# دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31817

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک آدمی نے مبیع دو لاکھ میں فروخت کر دی، مشتری نے ایک لاکھ روپیہ دے کر باقی ایک لاکھ دو ماہ کیلئے ادھار سود پر رکھ دیا، دو ماہ کی بجائے تین ماہ گزر گئے اور مشتری آج کل آج کل کرتے ہوئے ٹال مٹول کرتا ہے ایسی صورت میں بائع ادا شدہ لاکھ روپیہ واپس کر کے اپنی مبیعہ واپس کرتا ہے تو کیا شریعت کی روشنی میں یہ جائز ہے؟

المستفتی

الجواب بتوفیق ملہم الصواب:

باہم رضا یا بالقضاء ثمن واپس کر کے مبیع واپس لینا جائز ہے۔

والدلیل علی ذالک

فی الھدایۃ ج ۳ ص ۷۲

الاقالۃ جائزۃ فی البیع بمثل الثمن الاول۔

وفی سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۳۴

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أقال مسلما أقال اللہ عثرتہ۔

وفی التاتارخانیۃ ج ۹ ص ۳۱۰

اذا تقایلا قبل القبض الجانبین ...... فالاقالۃ صحیحۃ۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

[illegible]

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والا

الجواب صواب

[illegible]

دار العلوم کبیر والا

۱۲/۵/۱۴۴۲ھ